فرمانِ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیِّ

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے، اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا

(دار قطنی، صواعق محرقہ صفحہ ۶۰)

ضربِ حیدری

تالیف

خادم حدیث حقیر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز
بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

فرمانِ سیدنا علی المرتضیٰؓ

لَا اَجِدُ اَحَدًا فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہتا ہے، اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اسی (۸۰) کوڑے ماروں گا (دارقطنی، صواعق محرقہ صفحہ ۶۰)

(طبع جدید مع تخریج وتصحیح، مزید تقاریظ واضافہ تحقیقات)

تالیف

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز

بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام کتاب ضربِ حیدری

مصنف شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری دامت برکاتہم

کمپوزنگ طارق سعید، محمد کاشف سلیم

بارِ اول تعداد-/1000 اگست 2008ء

بارِ دوم تعداد-/1000 دسمبر 2008ء

بارِ سوم تعداد-/1000 جون 2009ء

بارِ چہارم تعداد-/2000 اگست 2009ء

بارِ پنجم تعداد-/1100 جون 2010ء

بارِ ششم تعداد-/1100 جنوری 2011ء

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

5-6 مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور
0321-9407699

واضح ہو گیا کہ چار یار کا نعرہ علی کریم ﷺ کو خلیفہ برحق ثابت کرنے کیلئے لگایا جاتا ہے اور اس میں معاذ اللہ بغض اہل بیت کی بو نہیں بلکہ محبت علی کی خوشبو مہک رہی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اہل سنت کی علامت اور پہچان یہ ہے کہ: شیخین کو افضل کہا جائے اور ختنین سے محبت کی جائے۔ شیخین کی افضلیت کا منکر رافضی اور ختنین کی محبت کا منکر خارجی ہے، جب کہ ان چاروں کو افضلیت اور محبت کے حوالے سے اکٹھا ماننے والا اور چاروں کو برحق سمجھنے والا اہل سنت ہے۔ حق چار یار کے ایک ہی نعرے میں خوارج اور روافض دونوں کی تردید موجود ہے۔

سیدنا امام حسن ﷺ کو اس نعرے میں شامل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ نواسے کو یار کہنا مناسب نہیں۔ نیز آپ متعدد احادیث پڑھ چکے ہیں جن میں صرف چار خلفائے راشدین کا ذکر ہے اور وہاں نبی کریم ﷺ نے خود اپنے شہزادے کا ذکر خیر نہیں فرمایا۔

احادیث میں مختلف قسم کے الفاظ پھیر پھیر کر افضلیت ابوبکر صدیق ﷺ کو واضح فرمادیا گیا ہے۔ اب آخر میں ہم ایسی حدیثیں نقل کر رہے ہیں جو انشاء اللہ ایوان منکرین میں زلزلہ برپا کر دیں گی۔

حدیث شریف میں ہے: لَوْوُزِنَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ بِاِیْمَانِ الْعَالَمِیْنَ لَرَجَحَ یعنی اگر ابوبکر کا ایمان تمام عالمین کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو بھاری ہے (ابن عدی : ۱۰۱۲، مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ بِاِسْنَادٍ ضَعِیْفٍ، وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ حدیث رقم : ۳۶ مَوْقُوْفاً عَلیٰ عُمَرَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ)۔

(۴۰)۔ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالیٰ نَبِیَّهٗ ﷺ فَظَهَرَ اَمْرُهٗ بِمَکَّةَ خَرَجْتُ اِلَی الشَّامِ. فَلَمَّا کُنْتُ بِبُصْریٰ اَتَانِیْ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّصَاریٰ فَقَالُوْا لِیْ: اَمِنْ اَهْلِ الْحَرَمِ اَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالُوْا: فَتَعْرِفُ هٰذَا الَّذِیْ تَنَبَّاَ فِیْکُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَاَخَذُوْا بِیَدِیْ وَاَدْخَلُوْنِیْ دَیْراً لَهُمْ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَصُوَرٌ، فَقَالُوْا: اُنْظُرْ هَلْ تَریٰ صُوْرَةَ هٰذَا النَّبِیِّ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ، فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ صُوْرَتَهٗ قُلْتُ: لَا اَریٰ صُوْرَتَهٗ، فَاَدْخَلُوْنِیْ دَیْراً اَکْبَرَ مِنْ ذَاکَ، فَاِذَا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَصُوَرٌ اَکْثَرُ مِمَّا فِیْ ذٰلِکَ الدَّیْرِ، فَقَالُوْا لِیْ: اُنْظُرْ هَلْ تَریٰ صُوْرَتَهٗ؟ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِصِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصُوْرَتِهٖ، وَاِذَا اَنَا بِصِفَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصُوْرَتِهٖ آخِذٌ بِعَقِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا لِیْ: هَلْ تَریٰ

صِفَتَهٗ؟ قُلْتُ : نَعَمْ . قُلْتُ : لَا اُخْبِرُهُمْ حَتّٰى اَعْرِفَ مَا يَقُوْلُوْنَ. قَالُوْا : هَلْ هُوَ هٰذَا؟ قُلْتُ : نَعَمْ. فَاَشَارُوْا اِلٰى صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ، اَشْهَدُ اَنَّهٗ هُوَ. قَالُوْا: تَعْرِفُ هٰذَا الَّذِيْ آخِذٌ بِعَقِبِهٖ؟ قُلْتُ نَعَمْ. قَالُوْا : نَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمْ ، وَاَنَّ هٰذَا الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِهٖ (طبرانی اوسط حدیث رقم: ۸۲۳۱، طبرانی کبیر حدیث رقم: ۱۵۱۸، دلائل النبوۃ للبیہقی ۲/ ۲۵۸، ۲۵۹، الوفا صفحہ ۵۶، ۵۷، تفسیر ابن کثیر ۲/ ۳۴۸)۔ اِسْنَادُهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کی نبوت مکہ میں ظاہر ہوئی تو میں شام کے ملک میں گیا۔ راستے میں جب میں بصریٰ پہنچا تو میرے پاس عیسائیوں کی ایک جماعت آئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کیا تم اہلِ حرم سے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو جس نے تم میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے عبادت خانے میں لے گئے جس میں تراشی ہوئی صورتیں اور تصاویر تھیں۔ انہوں نے کہا کیا تم ان تصویروں میں اس نبی کی تصویر کو پہچان سکتے ہو جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے؟ میں نے دیکھا تو مجھے آپ ﷺ کی تصویر نظر نہ آئی۔ میں نے کہا ان میں وہ تصویر موجود نہیں ہے۔ وہ مجھے اس سے بڑے عبادت خانے میں لے گئے۔ اس میں پہلے سے بھی زیادہ صورتیں اور تصویریں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا یہاں دیکھو کیا تمہیں ان کی تصویر نظر آتی ہے؟ میں نے دیکھنا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ کی تصویر مجھے نظر آ گئی۔ ساتھ ہی حضرت ابوبکر کی تصویر بھی اس طرح بنی ہوئی تھی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے قدموں کو پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تمہیں ان کی تصویر ملی؟ میں نے کہا ہاں۔ میں نے سوچا میں انہیں نہیں بتاؤں گا جب تک میں ان کا خیال معلوم نہ کرلوں۔ انہوں نے انگلی رکھ کے کہا کیا یہی وہ نبی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی ہے۔ انہوں نے کہا جس نے ان کے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں اسے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہی تمہارا نبی ہے اور یہ دوسرا اس کے بعد اس کا خلیفہ ہے۔

نوٹ:۔ مَا فَضَلَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَلٰكِنْ بِالسِّرِّ الَّذِيْ وُقِرَ فِيْ قَلْبِهٖ یعنی ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگوں سے آگے نہیں نکلا بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکل گیا ہے جو اس کے سینے میں سجا دیا گیا ہے (اخرجه الترمذی الحکیم فی النوادر

ثالثاً متن عقائد نسفی میں ہے کہ: اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ نَبِیِّنَا اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ ثُمَّ عُمَرُ الْفَارُوْقُ ثُمَّ عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَیْنِ ثُمَّ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ خِلَافَتُھُمْ عَلٰی ھٰذَا التَّرْتِیْبِ اَیْضاً یعنی انبیاء کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق پھر عثمان ذوالنورین پھر علی المرتضیٰ ہیں۔ اور انکی خلافت بھی اسی ترتیب سے ہے رضی اللہ عنہم (متن عقائد نسفی صفحہ ۳)۔ اب فرمایئے خلفائے ثلاثہ کی افضلیت خلافت سے پہلے موجود ہے کہ نہیں؟

رابعاً ائمہ نے بھی جو ترتیب بیان فرمائی ہے وہ خلافت ظاہری کی ترتیب پر نہیں بلکہ کثرتِ ثواب، اخشیٰ، اتقیٰ، اکرم اور اَعْظَمُ نَفْعاً لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْاِسْلَامِ ہونے کے لحاظ سے ہے۔

علامہ ابنِ حجر مکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ: لٰکِنَّھُمَا اَکْثَرُ ثَوَاباً وَاَعْظَمُ نَفْعاً لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْاِسْلَامِ وَاَخْشٰی لِلّٰہِ وَاَتْقٰی مِمَّنْ عَدَاھُمَا یعنی شیخین اپنے سواہر کسی سے ثواب میں آگے ہیں، اسلام اور اہلِ اسلام کو نفع پہنچانے میں آگے ہیں، اللہ کی خشیت میں سب سے آگے ہیں اور تقویٰ میں سب سے آگے ہیں............اس پر امت کا اجماع ہے کہ اسی ترتیب کے ساتھ افضلیت نے انہیں خلافت کا حق دار بنادیا (صواعق محرقہ صفحہ ۵۹)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اَلْمُرَادُ بِالْاَفْضَلِیَّۃِ اَکْثَرِیَّۃُ الثَّوَابِ یعنی افضلیت سے مراد کثرت ثواب ہے (تکمیل الایمان صفحہ ۴۹)۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اُرِیْدَ بِالْاَفْضَلِیَّۃِ کَثْرَۃُ الثَّوَابِ یعنی افضلیت سے مراد کثرتِ ثواب ہے (شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۳)۔

علامہ پرہاروی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: محققین نے وضاحت کی ہے کہ جس فضیلت پر یہاں بحث ہورہی ہے اس سے مراد کثرت ثواب ہے یعنی اچھے اعمال کی جزا۔ یہاں نسبی شرف کی بات نہیں ہورہی ورنہ نبی کریم ﷺ کے شہزادے بھی دوسرے انبیاء سے بڑھ جائیں گے۔ یہاں ظاہری عبادت کی کثرت کی بات بھی نہیں ہورہی اسلیے کہ ثواب عبادتوں کی مقدار کے مطابق نہیں ملا کرتا۔ آج ہم اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کردیں تو صحابہ کے ایک سیر جو کے برابر بھی نہیں ہوسکتا جیسا کہ حدیث شریف میں اسکی تصریح موجود ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ بھلائی کا دارومدار اخلاص، اللہ کی محبت اور دائمی حضوری پر ہے۔ ان چیزوں کا تعلق اعمال کی ظاہری مقدار سے نہیں بلکہ باطنی اور روحانی مقام سے ہے۔ اسی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں یہ فرمان

کی منافقت کو روا کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ جس طرح خروج منافقت ہے اسی طرح رفضیت بھی منافقت ہے اور جمیع صحابہ و اہل بیت کی محبت صحیح ایمان ہے۔

ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات لکھ رہے ہیں کہ مولا علی ﷛ کے جو فضائل اہل سنت کی کتب میں درج ہیں، انہیں روافض و تفضیلیوں نے متفق علیہ بنا ڈالا۔ اور باقی صحابہ کے فضائل خواہ کتنی کثرت سے اور کتنی ہی قوت سے کتب اہل سنت میں موجود ہوں اور صرف فضیلت پر ہی نہیں بلکہ افضلیت پر دلالت کر رہے ہوں، انہیں پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ یہ لوگ مولا علی ﷛ کی فضیلت کو افضلیت بنا ڈالتے ہیں اور جب ہم افضلیت کی نفی کرتے ہیں تو اسے فضیلت کی نفی پر محمول کرتے ہیں۔ ان کا یہ فریب خوب سمجھ لو۔

دوسری طرف یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جہاں بغضِ علی منافقت ہے وہاں حد سے زیادہ حب علی بھی سراپا بے ایمانی، ہلاکت اور تباہی ہے۔ اور ان عاشقوں سے مولا علی ﷛ خود بیزار ہیں۔ اس موضوع پر مولا علی کے ارشادات پہلے گزر چکے ہیں۔

ان نام نہاد عاشقوں کے ہاں محبت اور بغض کا معیار بھی عجیب ہے۔ ایک عاشق کہتا ہے کہ جو شخص علی کے ذکر کے ساتھ دوسرے صحابہ کی بات چھیڑ دے اس کے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات مان لی اور دیگر صحابہ کا ذکر خیر کرنا چھوڑ دیا تو دوسرا عاشق بولے گا کہ جو شخص مولا علی کو ولایت میں اور علم میں خلفاء ثلاثہ سے افضل نہیں مانتا اس کے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو تیسرا عاشق بولے گا کہ جو شخص کمل کر مولا علی کو خلفاء ثلاثہ سے افضل نہیں مانتا اس کے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو چوتھا عاشق بولے گا کہ جو شخص خلفاء ثلاثہ پر تبرا نہیں بولتا اس کے دل میں علی کا بغض ہے۔ اگر آپ نے اس ظالم کی بات بھی مان لی تو اب بھی آپ کچے پکے عاشق ہیں اصل عاشق وہ ہے جو علی کو نفس خدا، نفس رسول، جبریل کا استاد، وحی کا صحیح حقدار، تمام انبیاء سے افضل اور صحیح معنی میں حجۃ اللہ علی الخلق، اصلی قرآن کا جامع اور نبی کریم ﷺ کا مشکل کشا مانے اور تقیے کی باریکیوں کو سمجھ لے۔

ہمارے مذکورہ بالا الفاظ قابلِ غور اور معنی خیز ہیں۔ ہر کس و ناکس ان کے پسِ منظر میں پوشیدہ شیعی عقائد کو نہیں سمجھ سکتا اور جس شخص کا مطالعہ نہیں ہے وہ پاٹے خان نہ بنے اور اس پر قیاس

حلال اور حرام کا علم رکھتے ہیں۔ مولا علی سب سے بڑے قاضی ہیں۔ یہ سب باتیں خود نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہیں اور ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ پر موجود ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سب سے بڑے حافظ الحدیث ہیں (بخاری حدیث رقم: ۱۱۸، ۱۱۹)۔ حضرت عبداللہ بن عباس کو دین کی فقہ اور حکمت عطا ہوئی (بخاری حدیث رقم: ۷۵، ۱۴۳، ۳۷۵۶) اور آپ رضی اللہ عنہ اَفْقَهُ النَّاسِ ہیں یعنی تمام لوگوں سے بڑے فقیہ۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ عبداللہ بن مسعود سے قرآن سیکھو (بخاری حدیث رقم: ۳۷۶۰)۔ حضرت حذیفہ نبی کریم ﷺ کے ہمراز ہیں جسے ان کے سواہ کوئی نہیں جانتا (بخاری حدیث رقم: ۳۷۶۱)۔ رضی اللہ عنہم

اسی لیے ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے حدیث باب العلم کی شرح میں لکھا ہے کہ اَیْ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْعِلْمِ یعنی مولا علی علم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں۔ لہٰذا باب العلم ہونا مولائے کائنات کی فضیلت کا ثبوت ضرور ہے مگر یہ افضلیت کا ثبوت نہیں۔

اسی طرح یہ بھی مشہور کر دیا گیا ہے کہ صرف علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔ یہ بات اپنی جگہ پر حق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء، صحابہ اور تابعین بلکہ تمام اولیاء کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔ اس شخص کو آگ نہیں چھو سکتی جس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہو یا جس نے صحابی کو دیکھا ہو (ترمذی حدیث نمبر: ۳۸۵۸ اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ)۔ پھر مولا علی کا چہرہ دیکھنا عبادت کیوں نہ ہوگا؟ لیکن یہ آپ کا خاصہ نہیں۔ ثانیاً حضور کریم ﷺ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھتے تھے اور مسکراتے تھے اور وہ دونوں حضور ﷺ کو دیکھ کر مسکراتے تھے (ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۸)۔ کعبہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔ قرآن شریف کو صحیفے میں دیکھ کر پڑھنا ہزار گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے (شعب الایمان للبیہقی حدیث نمبر: ۲۲۱۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۱۶۷)۔ ماں باپ کی طرف محبت کی نظر سے صرف ایک مرتبہ دیکھنے سے مقبول حج کا ثواب ملتا ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۱ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ)۔ اور اللہ کے ولی کی نشانی ہی یہ ہے کہ جب اسے دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے (ابن ماجہ حدیث رقم: ۴۱۱۹)۔ لہٰذا اس میں مولا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت موجود ہے مگر یہ آپ کا خاصہ نہیں۔ ان تمام احادیث میں وجہ اشتراک محض عبادت ہے ورنہ مقام اور مرتبے کا فرق اپنی جگہ مسلم ہے۔

یہ بھی مشہور کر دیا گیا ہے کہ صرف علی کا ذکر عبادت ہے حالانکہ حضور ﷺ نے جس طرح